السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

ایک شخص کی داڑھی اتنی طویل ہے کہ ناف سے نیچے تک ہے اور گھنی اتنی کہ رخسار بھی نظر نہیں آتے ایسی صورت حال کے پیش نظر داڑھی کو رخساروں سے صاف کرنا اورناف کے نیچے سے رکاوٹ دینا درست ہے ۔(حا جی ضیاء الدین بہاولنگر خریداری نمبر1401)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

داڑھی کے متعلق ہمارا موقف یہ ہے کہ اسے اپنی حالت پر رہنے دیا جائے اور اس کے ساتھ کسی طرف سے بھی چھیڑچھاڑ نہ کی جائے کیونکہ ۔

(1) اسکے متعلق امر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر وجوب کے لیے ہے الایہ کہ قرینہ صارفہ ہو۔

(2) اس سے چھیڑچھاڑ کرنا یہود و نصاری اور مشرکین و مجوس سے ہمنوئی ہے جبکہ ہمیں ان کی اس سلسلہ میں مخالفت کرنے کا حکم ہے ۔

(3) اس کی کانٹ چھانٹ تخلیق الہیہ میں تبدیلی کرنا ہے جس سے ہمیں منع کیا گیا ہے کیوں کہ ایسا کرنا ایک شیطانی حربہ ہے ۔(4/النساء :119)

(4) داڑھی کا بڑھانا امور فطرت ہے اس لیے داڑھی کو فطرتی حالت میں رہنے دیا جائے اور اس سے غیر فطرتی عمل نہ کیا جائے ۔

(5) ہمیں نسوانی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ داڑھی منڈوانے سے عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے اس سے محفوظ رہنے کا یہی طریقہ ہے کہ اسے اپنی حالت پر رہنے دیا جائے ۔

(6) خلیفہ راشد حضرت عمر العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق داڑھی منڈوانا "مثلہ" کے مترادف ہے اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے،

(7) داڑھی منڈوانا ایسا قبیح فعل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مرتکب دو ایرانی باشندوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔ صورت مسؤلہ میں بعض اہل علم بایں طور پر نرم گوشہ رکھتے ہیں کہ ۔

(1) داڑھی کے متعلق مندرجہ ذیل تین صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے امر نبوی منقول ہے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحیح بخاری :اللباس 5892)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحیح مسلم : طہارۃ 603)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مجمع الزوئد : ج5ص 169)

جب کہ یہ تینوں اکابر کے متعلق روایات میں ہے کہ بالعموم یا خاص مواقع پر ایک مشت سے زائد داڑھی اور رخساروں کے بال کٹوادیتے تھے ۔

(حضرت ابو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحیح بخاری 592) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (طبقات ابن سعد ج4ص 334) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مصنف ابن ابی شیبہ : ج4ص 85

اگرچہ ہمارے نزدیک قابل عمل راوی کی روایت نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے ۔

(2) (امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ اگر آدمی کی داڑھی بہت زیادہ طویل ہوجائے تو کیا کرے ؟ آپ نے فتویٰ دیا کہ ایسی حالت میں اسے اعتدال پر لانے کے لیے کاٹا جاسکتا ہے ۔(شرح موطا : ج7ص 226

(3) حافظ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے امام طبری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اگر آدمی اپنی داڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دے اور اس کا طول وعرض اس حد تک بڑھ جائے کہ لوگوں کے ہاں اضحوکہ روزگار بن جائے تو ایسی حالت میں اسے کاٹا جاسکتا ہے ۔(فتح الباری : ج10ص 43)

(4) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایات میں ہے کہ ان کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کی داڑھی حد سے بڑھی ہوئی تھی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معقول حد کے نیچے سے کاٹ دیا تھا حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے طبری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے ۔(واللہ اعلم)

اگر کوئی اس قسم کے دلائل سے مطمئن ہو تو مذکورہ تشخص کے متعلق نرم گوشہ رکھنے میں چنداں حرج نہیں ہے بصورت دیگر اسے استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہییے تاکہ سنت کی حفاظت پر اللہ کے ہاں بے پایا اجر و ثواب کی امید کی جاسکے ہم نے ایسے بزرگ بھی دیکھے ہیں کہ دوران نماز جب رکوع کرتے تھے تو ان کی داڑھی زمین پر لگتی تھی اب وہ دنیا سے رخصت ہوچکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ہاں کروٹ کروٹ رحمت سے نوازے آمین ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:496